جائے۔ اور یہ بھی کہ یہ متشابہات ہیں اور ایسے سوالوں کی کھوج کرید سے اللہ کے رسول ؐ نے منع فرمایا ہے۔ تاہم سوالات پیش کر رہا ہوں۔

۱- اللہ ازل سے ہے۔ ایک وقت تھا جب اللہ کے سوا کوئی شے نہ تھی۔ پھر آخر کس غرض کے لیے یہ کائنات پیدا کی گئی؟ اس سے آخر کیا فائدہ ہوا؟ نہ پیدا کرنے کی صورت میں نقصان کیا ہوتا؟ ہمارے امتحان (جبکہ رزلٹ سے سوفیصدی وہ آگاہ ہے) سے کیا حاصل؟ یہ کیسا دارالامتحان ہے کہ ہر پرچہ دینے والے کا رزلٹ پہلے ہی معلوم ہے اور ایسا معلوم ہے کہ اس میں بال برابر بھی فرق نہیں آسکتا۔

۲- باجی پہلے باقاعدگی سے نماز پڑھا کرتی تھیں۔ پانچ وقت روزانہ وضو کرنے سے ان کے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کی درمیانی جگہ گل گئی۔ پھر وہ کبھی کبھی نماز پڑھنے لگیں اور اب وہ بھی ترک کر دی۔ باوجود ان وسوسوں کے جن کا ذکر آپ سے کیا ہے نماز پڑھنا میں نے ترک نہیں کیا' بار بار کے وضو سے اب میں بھی یہ خدشہ محسوس کرتا ہوں کہ کہیں میرے ساتھ بھی ایسا نہ ہو۔ اس لیے اکثر ہاتھوں کو زمین اور دیوار پر مارتا رہتا ہوں کہ وہ نرمی جو بار بار دھونے سے ہاتھوں میں پیدا ہوئی ہے' دور ہو۔ پھر یہ بھی بات ہے کہ ہمیں تو وضو کرنے کے بہت سے طبی فوائد گنوائے جاتے ہیں مگر باجی کے لیے یہ الٹا نقصان کا باعث ہوا۔ میں اگرچہ نماز سے جی نہیں چراتا مگر وضو سے مجھے انتہائی کراہت ہوتی ہے۔ کیا اس بات کی گنجائش نکل سکتی ہے کہ مجھے صرف صبح اور عشاء کی نماز کے لیے وضو کرنا پڑے۔ اسلام تو کسی پر تنگی نہیں کرتا۔

۱- آپ خود اس نتیجے تک پہنچ چکے ہیں کہ ہم خدا کی ذات و صفات کا مکمل ادراک نہیں کر سکتے' اور اس لیے ایسے امور میں کھوج کرید سعی لاحاصل ہے۔ لیکن آپ نے جو دو سوالات کیے ہیں' وہ بھی اسی قبیل کے ہیں۔

تخلیق سے کیا فائدہ ہوا' کیا حاصل ہوا' اس کے دو پہلو ہیں۔ اگر مراد یہ ہے کہ انسان کو کیا فائدہ ہے' تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ اپنی فطری استعداد کو استعمال کر کے' رب کی بندگی کر کے' اس کی رضا اور جنت حاصل کر سکتا ہے۔ اگر اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ کو کیا فائدہ ہوا' تو یہ دراصل خالق کو مخلوق کی صف میں لا کر کھڑا کرنا ہے۔ اس کا غصہ' اس کی رضا' اس کی رحمت' اس کا غضب ہماری طرح کے نہیں' ہمارے فہم اور تجربے سے ماورا ہیں۔

جب تک امتحان دینے والا آزادی محسوس کرتا ہے کہ وہ جو چاہے کرے' اسے کیا فرق پڑتا ہے کہ اس کا رزلٹ پہلے ہی سے معلوم ہے۔ انسان استاد بھی شاگرد کی صلاحیت و استعداد دیکھ کر رزلٹ پہلے ہی سے بتا سکتے ہیں۔ وہ خدا' خدا کیسے ہو گا جسے یہ علم بھی نہ ہو کہ کل اس کی کائنات میں ایک ذرہ بھی کیا کرنے والا ہے